روزانہ نہ معلوم کتنے اخراجات ہوتے ہیں جو واقعی اسراف و تبذیر یا غیرلازمی اخراجات کی تعریف میں آتے ہیں۔ ان سب سے رقم بچا کر ان مقاصد کے لیے کیوں نہ دی جائے، نہ کہ اللہ کے ایک حکم کو ترک کر کے دینے کا سوچا جائے۔

۲۔ ایک واجب دوسرے واجب کی جگہ نہیں لے سکتا، اِلّا یہ کہ ایک واجب کی ادائیگی سے دوسرا واجب ساقط ہوتا ہو۔ یہ افضلیت کا مسئلہ نہیں۔ اگر قربانی کرنے سے کوئی زیادہ بڑا فرض ساقط ہوتا ہو، تو آدمی قربانی چھوڑ کر وہ فرض ادا کرے گا۔ اگر اس طرح عمومی مقاصد کے لیے مخصوص واجبات ترک کیے جانے لگے تو کوئی واجب قائم نہ رہے گا۔ قربانی کی کھال سے پوری قربانی کا موازنہ صحیح نہیں ہے۔ قربانی کی کھال تو صدقہ ہے، اس کے دینے ہی کا حکم ہے۔ جبکہ قربانی کا گوشت آپ خود کھا سکتے ہیں، اقربا و احباب کو کھلا سکتے ہیں۔ ان کو آپ کھال نہیں دے سکتے۔ یہ قیاس مع الفارق ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

س: سید علی گیلانی کی کتاب رُودادِ قفس کے نسخے چند اہم روابط کو دینا چاہتا ہوں، کیا زکوٰۃ یا صدقہ کی رقم اس میں خرچ کی جا سکتی ہے؟

میری رائے میں یہ خرچ فی سبیل اللہ کی تعریف میں آتا ہے، بلکہ اس کے نتیجے میں اگر جہاد کے لیے رقم وصول ہو تو اس میں سے بھی یہ اخراجات دیے جا سکتے ہیں۔

ایک ساتھی بنک کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ انھیں رکن بنانا چاہا تو ساتھیوں نے توجہ دلائی کہ چونکہ وہ بنک سے پنشن لیتے ہیں، اس لیے انھیں رکن نہیں بنایا جا سکتا۔ جماعتی پالیسی سے آگاہ فرمایے۔

جہاں تک بنک سے ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن لینے کا تعلق ہے تو اس کا ایک پہلو فقہی ہے، جو آپ کسی معتمد علیہ مفتی سے پوچھ لیں، میرے علم کی حد تک ساری ہی پنشنوں میں بالعموم سود کا روپیہ غالب ہوتا ہے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد بنک کا ملازم سودی کاروبار میں ملوث نہیں۔ یہی اس کا ذریعہ معاش ہے، اور اب وہ اسے ترک کر کے کوئی متبادل ذریعہ معاش اختیار نہیں کر سکتا۔ پھر فقر کفر کی طرف لے جاتا ہے۔ میرے خیال میں جماعت کے کسی ادارہ نے ان جزئیات میں کوئی پالیسی نہیں بنائی ہے۔ میری رائے میں تمدنی بلوٰئ عام میں یہ اضطرار کی صورت ہے، اس کو رکنیت میں مانع نہ ہونا چاہیے۔ آخر ہم کب تک ایک جاہلی نظام کے غلبہ کے تحت مجبور افراد کی قوتیں اس نظام کو بدلنے کے لیے، حاصل کرنے سے اجتناب کرتے رہیں گے۔ واللہ اعلم بالصواب۔